پیمایش میں ہزاروں افراد کی شرکت، ٹریفک کی بندش سے شہری پریشان

(نمائندہ خصوصی)

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) 3 مئی: انسانی حقوق کی تنظیم ’’شہری آواز‘‘ کے زیر اہتمام اتوار کو نکالی گئی پیمایش میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ پیمایش کا آغاز صبح 9 بجے ایف سیکٹر کے مرکز سے ہوا اور شرکا نے ریڈ زون کے قریب پہنچ کر پُرامن طور پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا۔ پیمایش کے باعث شہر کے مختلف حصوں میں ٹریفک کی بندش سے شہری شدید پریشان ہوئے۔

پیمایش کے منتظمین کا کہنا تھا کہ وہ لاپتا افراد کے اہلِ خانہ کے ساتھ یکجہتی کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے شرکا کی تعداد 21 ہزار سے زائد تھی۔ تاہم پولیس کے ابتدائی اندازے کے مطابق شرکا کی تعداد 8 ہزار کے قریب تھی۔ پیمایش کے دوران کسی بڑی ناخوشگوار صورتِ حال کی اطلاع نہیں ملی۔

پیمایش کے آغاز سے قبل ہی شہر کے داخلی راستوں پر کنٹینر رکھ کر ٹریفک کا رخ موڑ دیا گیا تھا۔ اس کے نتیجے میں آبپارہ، سپر ایٹ اور کشمیر ہائی وے پر گھنٹوں ٹریفک جام رہی۔ ایمبولینسوں کو بھی راستہ ملنے میں دشواری پیش آئی۔ ٹریفک پولیس کے ترجمان کے مطابق متبادل راستوں پر 120 اہلکار تعینات کیے گئے تھے۔

پیمایش کے منتظمین نے اپنے مطالبات پر مشتمل ایک یادداشت بھی جاری کی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ 2023 سے اب تک لاپتا افراد کے 425 مقدمات درج ہوئے ہیں، جن میں سے 28.9 فیصد کیسز میں متاثرہ افراد کو عدالتوں کے احکامات کے باوجود بازیاب نہیں کرایا جا سکا۔ یادداشت میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہر ضلع میں انکوائری کمیشن قائم کیے جائیں اور ان کی سفارشات پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔

پیمایش کے شرکا سے خطاب کرتے ہوئے ’’شہری آواز‘‘ کی چیئرپرسن ڈاکٹر نسرین آفتاب نے کہا کہ ’’ہم کسی ادارے کے خلاف نہیں بلکہ اپنے پیاروں کی واپسی کے لیے آئے ہیں۔ ہمارا مطالبہ صرف اتنا ہے کہ ہر شہری کو قانون کے مطابق عدالت کے سامنے پیش کیا جائے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ پُرامن احتجاج ہر شہری کا آئینی حق ہے اور اسے طاقت کے زور پر دبانا کسی بھی مہذب ریاست کے شایانِ شان نہیں۔

پیمایش کے دوران شرکا نے ہاتھوں میں لاپتا افراد کی تصاویر اٹھا رکھی تھیں اور ’’ہمارے پیارے واپس کرو‘‘ کے نعرے لگائے۔ کئی خواتین اپنے لاپتا بیٹوں کی تصاویر سینے سے لگائے روتی رہیں۔ ایک خاتون نے بتایا کہ ان کا بیٹا 2019 میں کراچی سے لاپتا ہوا تھا اور اب تک اس کا کوئی پتا نہیں چل سکا۔ ’’ہم نے ہر دروازہ کھٹکھٹایا، ہر عدالت گئے، مگر ہمیں صرف تاریخیں ملیں۔ اب ہم صرف اپنے بیٹے کی تصویر مانگ رہے ہیں۔‘‘

پیمایش کے اختتام پر منتظمین نے اعلان کیا کہ وہ 10 مئی کو لاہور میں بھی اسی نوعیت کی پیمایش کریں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر 15 مئی تک لاپتا افراد کے مقدمات میں نمایاں پیش رفت نہ ہوئی تو وہ 20 مئی کو اسلام آباد میں دوبارہ بڑا اجتماع کریں گے۔ ڈی چوک اور ریڈ زون کے اطراف اس دن بھی سخت سیکیورٹی انتظامات کیے جائیں گے۔

(نمائندہ آنند کا اختتامیہ)

اختتامیہ کچھ یوں ہے کہ 3 مارچ کی صبح، جب ہم نے اپنے گھر کی کھڑکی سے باہر دیکھا تو ہر طرف سفید چادر بچھی ہوئی تھی۔ رات بھر برف باری ہوتی رہی تھی اور صبح تک تقریباً 18 انچ برف جم چکی تھی۔ ہمارے علاقے میں اتنی برف کبھی نہیں دیکھی گئی تھی۔ اسکول، دفاتر اور بازار سب بند تھے۔ ہر طرف خاموشی تھی، صرف برف پر چلنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ میں نے اپنے والد کے ساتھ مل کر گھر کے سامنے سے برف ہٹانا شروع کی۔ ہم نے تقریباً دو گھنٹے کام کیا، تب جا کر راستہ بن سکا۔ اس دن مجھے احساس ہوا کہ قدرت کے سامنے ہم کتنے بے بس ہیں۔ ایک رات میں ہماری پوری زندگی بدل گئی تھی۔ اس برف نے ہمیں یاد دلایا کہ ہمیں ہر موسم کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

(نمائندہ آنند کا اختتامیہ)

اختتامیہ کچھ یوں ہے کہ 3 مارچ کی صبح، جب ہم نے اپنے گھر کی کھڑکی سے باہر دیکھا تو ہر طرف سفید چادر بچھی ہوئی تھی۔ رات بھر برف باری ہوتی رہی تھی اور صبح تک تقریباً 18 انچ برف جم چکی تھی۔ ہمارے علاقے میں اتنی برف کبھی نہیں دیکھی گئی تھی۔ اسکول، دفاتر اور بازار سب بند تھے۔ ہر طرف خاموشی تھی، صرف برف پر چلنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ میں نے اپنے والد کے ساتھ مل کر گھر کے سامنے سے برف ہٹانا شروع کی۔ ہم نے تقریباً دو گھنٹے کام کیا، تب جا کر راستہ بن سکا۔ اس دن مجھے احساس ہوا کہ قدرت کے سامنے ہم کتنے بے بس ہیں۔ ایک رات میں ہماری پوری زندگی بدل گئی تھی۔ اس برف نے ہمیں یاد دلایا کہ ہمیں ہر موسم کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

(نمائندہ آنند کا اختتامیہ)

اختتامیہ کچھ یوں ہے کہ 3 مارچ کی صبح، جب ہم نے اپنے گھر کی کھڑکی سے باہر دیکھا تو ہر طرف سفید چادر بچھی ہوئی تھی۔ رات بھر برف باری ہوتی رہی تھی اور صبح تک تقریباً 18 انچ برف جم چکی تھی۔ ہمارے علاقے میں اتنی برف کبھی نہیں دیکھی گئی تھی۔ اسکول، دفاتر اور بازار سب بند تھے۔ ہر طرف خاموشی تھی، صرف برف پر چلنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ میں نے اپنے والد کے ساتھ مل کر گھر کے سامنے سے برف ہٹانا شروع کی۔ ہم نے تقریباً دو گھنٹے کام کیا، تب جا کر راستہ بن سکا۔ اس دن مجھے احساس ہوا کہ قدرت کے سامنے ہم کتنے بے بس ہیں۔ ایک رات میں ہماری پوری زندگی بدل گئی تھی۔ اس برف نے ہمیں یاد دلایا کہ ہمیں ہر موسم کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

(نمائندہ آنند کا اختتامیہ)

اختتامیہ کچھ یوں ہے کہ 3 مارچ کی صبح، جب ہم نے اپنے گھر کی کھڑکی سے باہر دیکھا تو ہر طرف سفید چادر بچھی ہوئی تھی۔ رات بھر برف باری ہوتی رہی تھی اور صبح تک تقریباً 18 انچ برف جم چکی تھی۔ ہمارے علاقے میں اتنی برف کبھی نہیں دیکھی گئی تھی۔ اسکول، دفاتر اور بازار سب بند تھے۔ ہر طرف خاموشی تھی، صرف برف پر چلنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ میں نے اپنے والد کے ساتھ مل کر گھر کے سامنے سے برف ہٹانا شروع کی۔ ہم نے تقریباً دو گھنٹے کام کیا، تب جا کر راستہ بن سکا۔ اس دن مجھے احساس ہوا کہ قدرت کے سامنے ہم کتنے بے بس ہیں۔ ایک رات میں ہماری پوری زندگی بدل گئی تھی۔ اس برف نے ہمیں یاد دلایا کہ ہمیں ہر موسم کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

صفحہ 14 ملاحظہ کریں